8واں اجلاس

خفیہ

ایوان میں پیش کیے جانے سے قبل اشاعت کی اجازت نہیں ہے

# صوبائی اسمبلی پنجاب

## بروز منگل 27 مئی 2014ء

## فہرست نشان زدہ سوالات اور جوابات

## بابت

## محکمہ ہائر ایجوکیشن

## گورنمنٹ کالج برائے خواتین جہلم میں اساتذہ و کلریکل کی خالی اسامیوں کی تفصیلات

*1187: محترمہ راحیلہ انور: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) گورنمنٹ کالج برائے خواتین جہلم میں اساتذہ اور کلریکل سٹاف کی منظور شدہ اسامیوں کی تعداد و تفصیل سکیل وائز بیان فرمائیں؟

(ب) اس وقت کن کن مضامین، سکیل اور عہدہ کی اسامیاں خالی ہیں؟

(ج) حکومت مذکورہ بالا خالی اسامیاں کب تک پر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 09 جولائی 2013ء     تاریخ ترسیل 12 ستمبر 2013ء)

جواب

وزیر ہائر ایجوکیشن

(الف) گورنمنٹ کالج برائے خواتین جہلم میں اساتذہ اور کلریکل سٹاف کی منظور شدہ اسامیوں کی تعداد و تفصیل سکیل وائز درج ذیل ہے:۔

| نمبر شمار | نام آسامی | سکیل نمبر | منظور شدہ اسامیاں |
|---|---|---|---|
| 1 | ایسوسی ایٹ پروفیسر | 19 | 12 |
| 2 | اسسٹنٹ پروفیسر | 18 | 28 |
| 3 | لیکچرار | 17 | 24 |
| 4 | ہیڈ کلرک | 14 | 1 |
| 5 | سنیئر کلرک | 9 | 1 |
| 6 | جونیئر کلرک | 7 | 2 |
| 7 | لائبریری کلرک | 7 | 1 |

(ب)سکیل اور عہدوں وائز خالی اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

| نمبر شمار | مضامین | لیکچرار (BS-17) | اسسٹنٹ پروفیسر (BS-18) | ایسوسی ایٹ پروفیسر (BS-19) |
|---|---|---|---|---|
| 1 | عربی | ۔ | 2 | ۔ |
| 2 | کیمسٹری | ۔ | 2 | ۔ |
| 3 | انگلش | 2 | ۔ | 1 |
| 4 | جغرافیہ | ۔ | 1 | – |
| 5 | تاریخ | ۔ | 1 | – |
| 6 | اسلامیات | ۔ | ۔ | 1 |
| 7 | ریاضی | ۔ | 1 | – |
| 8 | فارسی | ۔ | 1 | – |
| 9 | فزکس | ۔ | 1 | – |
| 10 | پولیٹیکل سائنس | 1 | 1 | 1 |
| 11 | اردو | 3 | 1 | 1 |

(ج) گریڈ18، 19، 20 کی خالی اسامیاں محکمانہ پروموشن کے ذریعے پر کی جاتی ہیں پروموشن کا عمل جاری ہے۔

گریڈ17 کی اسامیاں پبلک سروس کمیشن کی سفارشات پر کی جاتی ہیں 2012ء میں بھرتی کا عمل مکمل کیا گیا ہے مزید یہ کہ تمام خالی گریڈ(19,18,17) پر ضرورت کے مطابق عارضی اساتذہ(CTI) تعلیمی سیشن کے لئے باقاعدہ بھرتی کی گئی ہیں اور وہ تدریسی کام سرانجام دے رہی ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 6 مارچ 2014ء)

## ضلع اوکاڑہ: ڈگری کالجز کو فنڈز کی فراہمی واستعمال کی تفصیلات

*1544: ملک تیمور مسعود: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حویلی لکھا اور بصیر پور ضلع اوکاڑہ کے ڈگری کالجز (بوائز / گرلز) کو گزشتہ پانچ سالوں کے دوران کتنے کتنے فنڈز جاری کیے گئے اور یہ فنڈز کن کن مدات میں کتنے کتنے استعمال ہوئے انکی تفصیل و آڈٹ رپورٹس سے آگاہ کریں؟

(ب) کیا یہ فنڈز عمارات کی توسیع میں بھی استعمال ہوئے؟

(ج) کیا ان کالجز کو کھیلوں اور ٹورنامنٹس کے انعقاد کے لئے بھی فنڈز دیئے گئے۔ان کالجز نے گزشتہ پانچ سالوں کے دوران کتنے ٹورنامنٹس کروائے اور اس پر کل کتنے اخراجات ہوئے، سال وائز تفصیل سے آگاہ کریں؟

(تاریخ وصولی 24 جولائی 2013ء تاریخ ترسیل 19 ستمبر 2013ء)

جواب

وزیر ہائر ایجوکیشن

(الف) حویلی لکھا اور بصیر پور ضلع اوکاڑہ کے ڈگری کالجز میں پچھلے پانچ سالوں کے دوران بجٹ اور اخراجات کی تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔ ہر سال کے لئے کالج وائز مدات میں تفصیل (ضمیمہ "الف") ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ آڈٹ رپورٹس اور متعلقہ دستاویزات (ضمیمہ "ب") ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ب) پچھلے پانچ سالوں میں کالج کو ترقیاتی بجٹ فراہم نہیں ہوئے۔ لہذا کالج کی عمارت کی توسیع پر کوئی رقم خرچ نہیں کی گئی۔

(ج) مذکورہ چار کالجز کو اس دورانیہ میں کھیلوں کی مد میں کوئی فنڈز نہ ملے ہیں۔ تاہم ان کالجز نے اپنے ذرائع سے مختلف ٹورنامنٹس کروائے ہیں۔ جن کی تفصیل (ضمیمہ "ج") ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 23 مئی 2014ء)

## ضلع ساہیوال: ہائر سیکنڈری سکولز کو ڈگری کالجز کا درجہ دینے کی تفصیلات

*2008: جناب محمد ارشد ملک، ایڈووکیٹ: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا حکومت گورنمنٹ بوائز اور گرلز ہائر سیکنڈری سکولز کمیر ضلع ساہیوال کو ڈگری کالجز کا درجہ دینے کا ارادہ رکھتی ہے کیونکہ بمطابق ایجوکیشن پالیسی 2004ء کے تحت 5 کلومیٹر کے Radius میں کالج نہیں بن سکتا جبکہ کمیر ساہیوال کالج سے 26 تا 30 کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے؟

(ب) حکومت کب تک مذکورہ بالا ہائر سکولز کو ڈگری کالجز کا درجہ دے گی، ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 22 اگست 2013ء تاریخ ترسیل 27 ستمبر 2013ء)

جواب

وزیر ہائر ایجوکیشن

(الف) محکمہ اعلیٰ تعلیم کے قواعد و ضوابط کے مطابق کسی بھی ہائیر سیکنڈری سکولز کو کالج کی درجہ نہیں دیا جا سکتا کیونکہ ہائر سیکنڈری سکول محکمہ سکول ایجوکیشن کے زیر انتظام کام کر رہے ہیں۔

(ب) جیسا کہ جزو (الف) میں وضاحت کی گئی ہے کہ کسی بھی ہائر سیکنڈری سکول کو کالج کا درجہ نہیں دیا جا سکتا۔ تاہم وزیر اعلیٰ پنجاب نے ساہیوال کے ترقیاتی پیکیج کے تحت کمیر کے علاقے کے لئے ایک گرلز کالج کے قیام کی منظوری دی ہے۔ اس منصوبے کو محکمہ اعلیٰ تعلیم نے مورخہ 14-01-23 کو مشروط بنیادوں پر منظور کیا ہے تاہم مناسب قطعہ اراضی کی نشاندہی کے لئے کمشنر ساہیوال کو درخواست کی گئی ہے اگر زمین کی فراہمی ممکن ہوئی تو کالج کے قیام کو عمل میں لایا جائے گا۔

**(تاریخ وصولی جواب 23 مئی 2014ء)**

## لاہور: گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین وحدت کالونی کے مسائل کی تفصیلات

*2041: **محترمہ نسرین جاوید العمروف نسرین نواز:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین وحدت کالونی لاہور کی عمارت کب بنائی گئی تھی، اس میں کتنے بلاک ہیں اور اس کی عمارت کتنے کمروں پر مشتمل ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ اس کی گراؤنڈ ہموار نہ ہے جس کی وجہ سے بارش کا پانی اس گراؤنڈ میں جمع ہو جاتا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس میں جو شیڈ بنائے گئے ہیں اس سے پانی ٹپکتا ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس میں بجلی جانے کی صورت میں یو پی ایس یا جنریٹر کی سہولت نہ ہے۔ بجلی نہ ہونے کی صورت میں کمروں میں اندھیرہ ہو جاتا ہے اور پڑھائی نہیں ہوتی؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس میں صفائی کا کوئی انتظام نہ ہے، جگہ جگہ کوڑا کرکٹ پڑا رہتا ہے؟

(و) کیا حکومت اس کالج کے درج بالا مسائل کو حل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 22 اگست 2013ء تاریخ ترسیل 18 اکتوبر 2013ء)

جواب

وزیر ہائر ایجوکیشن

(الف) گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین وحدت کالونی لاہور کی عمارت 1984ء میں تعمیر ہوئی اور اس بلڈنگ میں تین بلاک ہیں جو کہ آرٹس، سائنس اور ماسٹر بلاک کہلاتے ہیں۔ یہ عمارت کل 46 کمروں پر مشتمل ہے۔

(ب) کالج ہذا کی گراؤنڈ ہموار ہے لیکن گراؤنڈ کی سطح نیچے ہونے کی وجہ سے بارش کا پانی جمع ہو جاتا ہے تاہم مٹی ڈلوا کر سطح کو ہموار کیا جا رہا ہے۔

(ج) بارش ہونے کی صورت میں شیڈ ٹپکتا ہے جس کے لئے شیڈ کی سطح درست کروانے کی ضرورت ہے۔

(د)دفتری امور کے لئے پانچ عدد UPS اور ایک جنریٹر کی سہولت موجود ہے۔لائبریری اور لیبارٹریز میں بھی UPS کا انتظام کر دیا گیا ہے۔دن کے اوقات میں کلاس رومز روشن ہوتے ہیں لہذا پڑھائی کا عمل متاثر نہیں ہوتا۔

(ہ)کالج ہذا کے اندر صفائی کا مناسب انتظام ہے کالج کی صفائی کمیٹی تمام کام ذمہ داری سے کرتی ہے لیکن کالج کے دائیں طرف اتوار بازار ہے، سامنے میٹرو بس کا میٹریل گراونڈ میں جمع تھا اور بائیں طرف سالڈ ویسٹ کنٹینرز ہیں جس سے کالج کے گردونواح میں صفائی کا عمل متاثر ہوتا ہے۔

(و)جیسا کہ جزو(الف) سے جزو(ہ) تک وضاحت کی گئی ہے کہ کالج ہذا میں کوئی خاص مسائل درپیش نہیں لیکن محکمہ اعلیٰ تعلیم شیڈ کی مرمت کے لئے محکمہ مواصلات و تعمیرات کو کیس بھجوارہا ہے تاکہ اس مسئلہ کا حل نکالا جاسکے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 9 جنوری 2014ء)</u>

## ضلع فیصل آباد: بوائزوگرلز کالجز کی تعداد ودیگر تفصیلات

*2096: محترمہ مدیحہ خان: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف)ضلع فیصل آباد میں کل کتنے بوائز اور گرلز کالجز ہیں؟

(ب)مذکورہ کالجز میں لیکچرارز، اسسٹنٹ پروفیسرز اور پروفیسرز کی کتنی اسامیاں منظور شدہ اور کتنی اسامیاں خالی ہیں۔ہر کالج کی مضامین وار منظور شدہ اور خالی اسامیوں کی تفصیل کیا ہے؟

(ج)کیا حکومت ان خالی اسامیوں کو پر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

(تاریخ وصولی 22 اگست 2013ء تاریخ ترسیل 25 اکتوبر 2013ء)

جواب

وزیر ہائر ایجوکیشن

(الف)ضلع فیصل آباد میں کالجز کی کل تعداد 34 ہے۔ان میں بوائز کالجز 14 اور گرلز کالجز 20 ہیں۔

(ب) فیصل آباد ڈسٹرکٹ کے کالجز میں پہلے منظور شدہ اسامیوں کی تعداد 1403 اور خالی اسامیاں 302 تھیں اب چونکہ گورنمنٹ کالج برائے خواتین مدینہ ٹاؤن فیصل آباد کو یونیورسٹی کا درجہ دے دیا گیا ہے اس لیے اب فیصل آباد کے 34 کالجز میں منظور شدہ اسامیوں کی تعداد 1221 اور خالی اسامیاں 275 ہیں۔ کالج اور مضامین وار منظور شدہ اور خالی اسامیوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ان اسامیوں پر بھرتی حکومت پنجاب کی ہدایات پر پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے کی جاتی ہے آخری بھرتی پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے 2012ء میں کی گئی۔ مزید برآں اساتذہ کی کمی کو پورا کرنے کے لیے ان اسامیوں پر محکمہ تعلیم حکومت پنجاب کی ہدایات کی روشنی میں CTIs کو بھرتی کیا جاتا ہے اس سال بھی ضلع فیصل آباد کے کالجز میں (CTI) 374 کو بھرتی کیا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 26 مئی 2014ء)

## ضلع فیصل آباد: ایم اے کی کلاسز شروع کرنے کی تفصیلات

*2107: محترمہ مدیحہ خان: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) ضلع فیصل آباد میں کتنے ایسے کالجز (بوائز و گرلز) ہیں جن میں ایم اے کی کلاسز نہ ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے ایم اے کی کلاسز شروع کرنے کے لئے کوئی معیار مقرر کیا ہوا ہے اگر ہاں تو وہ کیا ہے؟

ج) کیا حکومت ایسے کالجز میں جو مقرر کردہ معیار پر پورے اترتے ہوں، ایم اے کی کلاسز شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

(تاریخ وصولی 22 اگست 2013ء تاریخ ترسیل 25 اکتوبر 2013ء)

جواب

وزیر ہائر ایجوکیشن

(الف) ضلع فیصل آباد میں اس وقت کل 32 کالجز ہیں۔ بوائز کالجز 13، گرلز کالجز 19 ہیں۔ جن میں سے 09 بوائز اور 16 گرلز کالجز میں ایم اے کی کلاسز نہ ہے ان کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

بوائز کالجر

1۔ گورنمنٹ میونسپل ڈگری کالج فیصل آباد 2۔ گورنمنٹ کالج آف کامرس، فیصل آباد

3۔ گورنمنٹ اسلامیہ کالج فیصل آباد 4۔ گورنمنٹ ڈگری کالج ستیانہ روڈ فیصل آباد

5۔ گورنمنٹ ملت ڈگری کالج غلام محمد آباد، فیصل آباد 6۔ گورنمنٹ ڈگری کالج 266 رب کھرڑیانوالہ فیصل آباد

7۔ گورنمنٹ مسلم ڈگری کالج 41 ج ب فیصل آباد 8۔ گورنمنٹ ڈگری سالار والا فیصل آباد

9۔ گورنمنٹ ڈگری کالج تاندلیانوالہ فیصل آباد

گرلز کالجز

1۔ گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین کارخانہ بازار فیصل آباد

2۔ گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین، گلستان کالونی فیصل آباد

3۔ گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین، پیپلز کالونی، فیصل آباد

4۔ گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین، ڈی ٹائپ کالونی، فیصل آباد

5۔ گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین، غلام محمد آباد فیصل آباد

6۔ گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین، سیف آباد، فیصل آباد

7۔ گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین، ڈجکوٹ، فیصل آباد

8۔ گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین، گلشن کالونی، فیصل آباد

9۔ گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین 266 رب کھرڑیانوالہ، فیصل آباد

10۔ گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین، سمن آباد، فیصل آباد

11۔ گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین، 122 ج ب سرگودھا روڈ فیصل آباد

12۔ گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین، مرید والا، فیصل آباد

13۔ گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین،153رب ساہیانوالہ فیصل آباد

14۔ گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین، چک جھمرہ، فیصل آباد

15۔ گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین،تاندلیانوالہ فیصل آباد

16۔ گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین،ماموں کانجن، فیصل آباد

(ب) گورنمنٹ آف پنجاب ہائرایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ نے پوسٹ گریجوایٹ کلاسز (ایم اے/ ایم ایس سی) شروع کرنے کے لئے لیٹر نمبر SO(A-1-40/2008(09) مورخہ 06۔09۔2009 کے تحت معیار مقرر کر رکھا ہے۔ جس کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) درج بالا کالجز (Criteria) کے مطابق معیار پر پورا نہیں اترتے۔ جس کی وجہ سے ان کالجز میں ایم اے کی کلاسز فی الحال ممکن نہیں ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 9جنوری 2014ء)</u>

## <u>ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ: کالجز کی تعداد و دیگر تفصیلات</u>

*2122: <u>جناب امجد علی جاوید</u>: کیا وزیر ہائرایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے کون کونسے کالجز میں کن کن مضامین میں ایم اے کی کلاسز ہو رہی ہیں؟

(ب) ان کالجز میں ایم اے کے کتنے طلباء وطالبات زیر تعلیم ہیں، مکمل تفصیل کے ساتھ ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ج) مذکورہ کالجز میں ایم اے کی کلاسز کے گزشتہ پانچ سال کے نتائج سے بھی ایوان کو آگاہ فرمایا جائے؟

(تاریخ وصولی 23اگست 2013ء تاریخ ترسیل 20اکتوبر 2013ء)

جواب

وزیر ہائرایجوکیشن

(الف)1۔ گورنمنٹ پوسٹ گریجوایٹ کالج گوجرہ،(زوآلوجی،انگریزی، معاشیات)

2۔ گورنمنٹ میونسپل پوسٹ گریجوایٹ کالج ٹوبہ ٹیک سنگھ (انگریزی، معاشیات،اردو)

3۔ گورنمنٹ پی ایس ٹی پوسٹ گریجوایٹ کالج کمالیہ (انگریزی، معاشیات)

(ب)1۔ گورنمنٹ پوسٹ گریجوایٹ کالج گوجرہ

زوآلوجی سال اول۔40 سال دوم۔40

انگریزی سال اول 34، سال دوم 20

معاشیات سال اول 30 سال دوم 30

2۔ گورنمنٹ میونسپل پوسٹ گریجوایٹ کالج ٹوبہ ٹیک سنگھ۔

انگریزی سال اول 30 سال دوم 30 معاشیات سال اول 28 سال دوم 27

اردو سال اول 6 (کلاسز اسی سال شروع ہوئی ہیں)

3۔ گورنمنٹ پی ایس ٹی پوسٹ گریجوایٹ کالج کمالیہ

انگریزی سال اول 33 سال دوم 13 معاشیات سال اول 20 سال دوم 28

(ج)1۔ گورنمنٹ پوسٹ گریجوایٹ کالج گوجرہ

زوآلوجی (2008 = 81.81%) (2009 = 88.88%) (2010 = 100%) (2011 = 85.71%) (2012ء = 92.5%)

2۔ معاشیات (2012ء = 33.33%)

3۔ انگریزی کلاسز 2012ء میں شروع ہوئی ہیں رزلٹ 2014ء میں آئے گا۔

2۔ گورنمنٹ میونسپل پوسٹ گریجوایٹ کالج ٹوبہ ٹیک سنگھ۔

انگریزی اور معاشیات کا پہلا رزلٹ ابھی نہیں آیا۔ جبکہ اردو کا اسی سال داخلہ ہوا ہے۔

3۔ گورنمنٹ پی ایس ٹی گریجوایٹ کالج کمالیہ

انگریزی کا 2011ء کا رزلٹ 33.33 فیصد تھا جبکہ سال 2006، 2007، 2008 اور 2010ء میں داخلہ ہی نہیں ہوا۔

معاشیات۔(2008 = 50%) (2009 = 25%) (2010 = 41%)

(2011 = 50%) (2012ء = 66%)

(تاریخ وصولی جواب 23 مئی 2014ء)

## ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ: گورنمنٹ پوسٹ گریجوایٹ کالج میں پوسٹ گرایجوکیشن کی کلاسز کے لئے نئے بلاک کی تعمیر و دیگر تفصیلات

*2123: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ پوسٹ گریجوایٹ کالج ٹوبہ ٹیک سنگھ میں پوسٹ گریجوایشن کلاسز کے لئے الگ بلاک تعمیر کیا گیا ہے؟

(ب) مذکورہ کالج میں پوسٹ گرایجویشن کے لئے بلاک کس سال میں تعمیر ہوا اور اس پر کتنی لاگت آئی ہے؟

(ج) اگر مذکورہ بالا کلاسز کے لئے بلاک تعمیر کیا گیا ہے تو اتنی کثیر رقم خرچ کرنے کے باوجود ماسٹر کلاسز کا اجراء کیوں نہیں ہوا، اس کا ذمہ دار کون ہے، کیا محکمہ ذمہ داران کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتا ہے؟

(د) کیا حکومت ٹوبہ ٹیک سنگھ کے بوائز اور گرلز کالجز میں پوسٹ گریجوایشن کلاسز شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

(تاریخ وصولی 23 اگست 2013ء تاریخ ترسیل 20 اکتوبر 2013ء)

جواب

وزیر ہائرایجوکیشن

(الف) گورنمنٹ پوسٹ گریجوایٹ کالج ٹوبہ ٹیک سنگھ میں پوسٹ گریجوایشن کی کلاسز کے لئے الگ بلاک تعمیر کیا گیا ہے۔

(ب)پوسٹ گریجوایٹ بلاک 2006ء میں تعمیر ہوا اور اس پر 7.045 ملین روپے خرچ ہوئے۔

(ج) درست نہ ہے۔ مذکورہ بالا کالج میں انگریزی، معاشیات اور اردو میں ایم اے کی کلاسز کا اجراء ہو چکا ہے۔ اس میں 120 طلباء وطالبات زیر تعلیم ہیں۔ یہاں پر یہ وضاحت ضروری ہے کہ اگلے تعلیمی سال سے ریاضی کے مضمون میں ایم ایس سی کی کلاسز کے اجراء کا بھی جائزہ لیا جا رہا ہے۔

(د) جیسا کہ جزو"ج" میں وضاحت کی جا چکی ہے کہ بوائز کالج ٹوبہ ٹیک سنگھ میں تین مضامین میں ایم اے کی کلاسز کا اجراء ہو چکا ہے۔ جبکہ گرلز کالج ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ایم اے بلاک موجود نہ ہے اس لئے کلاسز کا اجراء نہیں کیا گیا تاہم محکمہ اعلیٰ تعلیم اس کا جائزہ لے رہا ہے اگر ضروری سمجھا گیا تو گرلز کالج میں بھی ایم اے / ایم ایس سی کی کلاسز کے لئے علیحدہ کلاسز کا اجراء کر دیا جائے گا۔

(تاریخ وصولی جواب 15 مئی 2014ء)

## ضلع گجرات: بوائز اور گرلز ڈگری کالجز میں طلباءوطالبات کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2135: میاں طارق محمود: کیا وزیر ہائرایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گجرات بوائز اور گرلز ڈگری کالج ڈنگہ میں بچوں / بچیوں کی تعداد کتنی کتنی ہے؟

(ب) کیا ان کالجز میں بچوں / بچیوں کی تعداد کے لحاظ سے سٹاف موجود ہے۔ اگر نہیں تو کیا حکومت سٹاف پورا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) کیا ان کالجز میں سائنس لیبارٹری کی سہولت موجود ہے، اگر نہیں تو حکومت کب تک قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 23 اگست 2013ء        تاریخ ترسیل 20 اکتوبر 2013ء)

جواب

وزیر ہائر ایجوکیشن

(الف) گورنمنٹ کالج برائے خواتین ڈنگہ میں طالبات کی کل تعداد 1200 ہے جبکہ گورنمنٹ ڈگری کالج فار بوائز ڈنگہ میں طلباء کی کل تعداد 605 ہے۔

(ب) گورنمنٹ کالج برائے خواتین ڈنگہ میں کل چودہ Sanctioned Posts ہیں۔ طالبات کی تعداد کے لحاظ سے سیٹوں کی کمی CTI کے ذریعے پوری کی ہوئی ہے۔ مگر حکومت سیٹیں بڑھانے کے لئے پوری طرح کوشاں ہے۔ SNE "under process" ہے۔ بہت جلد یہ عمل پایہ تکمیل کو پہنچ جائے گا۔

گورنمنٹ ڈگری کالج ڈنگہ ضلع گجرات میں سٹاف موجود ہے جتنی سیٹیں کم ہیں ان کو حکومت کی ہدایات کے مطابق CTI بھرتی کر کے پورا کر لیا گیا ہے۔

(ج) گورنمنٹ کالج برائے خواتین ڈنگہ ضلع گجرات میں اس سال بی ایس سی سائنس کی کلاسز شروع کی گئی ہیں اس سلسلے میں لیبارٹری سامان کی ترسیل بہت جلد شروع ہو جائے گی مزید فنڈز بھی مہیا ہو جائیں گے۔

گورنمنٹ ڈگری کالج ڈنگہ ضلع گجرات لیبارٹری سامان اور متعلقہ ضروریات جلد بہم پہنچا دی جائیں گی حکومت اپنے وسائل کے مطابق ہر ممکن تکمیل کا ارادہ رکھتی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 27 فروری 2014ء)

## لاہور: بوائز و گرلز کالجز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2181: باؤ اختر علی: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پی پی 144 لاہور میں کل کتنے بوائز اور گرلز کالجز کہاں کہاں ہیں؟

(ب) کیامذکورہ کالجز علاقہ کی ضرورت کے لئے کافی ہیں اگر نہیں توکیا حکومت مزید کالجز کھولنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 26اگست 2013ء تاریخ ترسیل 25اکتوبر 2013ء)

جواب

وزیر ہائر ایجوکیشن

(الف) PP-144 لاہور میں دو گرلز اور دو بوائز کالجز موجود ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

| نمبر شمار | نام کالج | تعداد طلباء / طالبات |
|---|---|---|
| 1 | گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین باغبانپورہ، لاہور | 3770 |
| 2 | گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین کوٹہ خواجہ سعید، لاہور | 1407 |
| 3 | گورنمنٹ شالیمار کالج فار بوائز، باغبانپورہ، لاہور | 3213 |
| 4 | گورنمنٹ انسٹی ٹیوٹ آف کامرس، باغبانپورہ، لاہور | 89 |
| | کل میزان | 8479 |

(ب) جیسا کہ جزو (الف) میں وضاحت کی گئی ہے کہ حلقہ PP-144 میں چار کالجز موجود ہیں تاہم یہاں یہ وضاحت بھی ضروری ہے کہ حلقہ PP-144 سے ملحقہ جات PP-145 اور PP-146 میں بھی چار کالجز بھی موجود ہیں جن میں مذکورہ بالا حلقہ کے طلباء وطالبات تعلیم حاصل کرتے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

| نمبر شمار | نام کالج | تعداد طلباء / طالبات |
|---|---|---|
| 1 | گورنمنٹ کالج برائے خواتین مصطفیٰ آباد، لاہور (PP-145) | 1250 |
| 2 | گورنمنٹ انٹر کالج فار بوائز، لاہور کینٹ (PP-145) | 430 |
| 3 | گورنمنٹ شالیمار کالج فار بوائز چائنہ سکیم لاہور (PP-146) | 669 |
| 4 | گورنمنٹ کالج برائے خواتین شالیمار ٹاؤن، لاہور (PP-146) | 1274 |
| | کل میزان | 3623 |

مذکورہ بالا آٹھ کالجز اس حلقہ کی تعلیمی ضروریات پورا کرنے کے لئے کافی ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 9جنوری 2014ء)

# پنجاب یونیورسٹی میں ریسرچ کے پروگرام ودیگر تفصیلات

*2215:ڈاکٹر فرزانہ نذیر: کیاوزیر ہائرایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) پنجاب یونیورسٹی کا بین الاقوامی یونیورسٹیوں میں رینکنگ کے لحاظ سے کونسا درجہ ہے؟

(ب) پنجاب یورنیورسٹی میں ریسرچ کے کتنے پروگرام چل رہے ہیں؟

(ج) پنجاب یونیورسٹی میں ہر سال ریسرچ کے لئے کتنا فنڈز مختص کیا جاتا ہے؟ تفصیل سال 2011-12ء، 2012-13ء اور 2013-14ء کی فراہم کی جائے؟

(تاریخ وصولی 28 اگست 2013ء      تاریخ ترسیل 25 اکتوبر 2013ء)

جواب

وزیر ہائرایجوکیشن

(الف) جامعہ پنجاب کی درجہ بندی:

QS (Quacquarelli Symonds Limited) کی طرف سے ایشیائی

یونیورسٹی رینکنگ 2013ء کے مطابق ایشیاء کی تمام یونیورسٹیوں کے درمیان پنجاب یونیورسٹی کی

201-250 (رینج) میں درجہ بندی ہے۔

(ب) تعداد ریسرچ پروگرامز:

تحقیق عملی زندگی میں تعلیمی پہلوؤں میں جدت کو اجاگر کرتی ہے۔ یونیورسٹی آف دی پنجاب میں ستر (70) سے زائد شعبہ جات ہیں جہاں تعلیم و تحقیق کا کام ثانوی اوراعلیٰ تعلیم کے حصول کے جاری ہے۔

(ج) جامعہ پنجاب تحقیق کے مختص فنڈ کی تفصیل:

جامعہ پنجاب میں تحقیق کے لیے مختص فنڈ کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

| نمبر شمار | سال | رقم ملین (روپے) میں |
|---|---|---|
| 1 | 2011-2012ء | 75.00 |
| 2 | 2012-2013ء | 85.00 |
| 3 | 2013-2014ء | 100.00 |

(تاریخ وصولی جواب 15 جنوری 2014ء)

## ضلع نارووال: کالجز میں اساتذہ کی خالی اسامیوں کی تفصیلات

*2243: جناب اویس قاسم خان: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ظفروال (ضلع نارووال) بوائز اور گرلز کالجز میں لیکچرارز، اسسٹنٹ پروفیسرز اور پروفیسرز کی کتنی اسامیاں منظور شدہ ہیں اور کتنی اسامیاں خالی ہیں، ہر کالج کی مضامین کے حساب سے خالی اسامیوں کی تفصیل بیان کی جائے؟

(ب) کیا حکومت ان خالی اسامیوں کو پر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

(تاریخ وصولی 29 اگست 2013ء تاریخ ترسیل 4 اکتوبر 2013ء)

جواب

وزیر ہائر ایجوکیشن

(الف) گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج ظفروال میں اسامیوں کی تفصیل:

| پوسٹ نام | منظور اسامیاں | خالی اسامیاں |
|---|---|---|
| لیکچرار | 15 | 12 |

| | | |
|---|---|---|
| 05 | 05 | اسسٹنٹ پروفیسرز |
| 01 | 01 | ایسوسی ایٹ پروفیسرز / پرنسپل |

گورنمنٹ ڈگری کالج ظفروال میں اسامیوں کی تفصیل

| خالی اسامیاں | منظور اسامیاں | پوسٹ نام |
|---|---|---|
| 05 | 20 | لیکچرار |
| 02 | 05 | اسسٹنٹ پروفیسرز |
| 01 | 01 | ایسوسی ایٹ پروفیسرز / پرنسپل |

(ب) یہ اسامیاں پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے ہی پر کی جاتی ہیں تاہم ان خالی اسامیوں کو ہر سال عارضی طور پر سی ٹی آئی کے ذریعے پر کیا جاتا ہے۔اس سال بھی تمام خالی اسامیوں پر سی ٹی آئی بھرتی کر لئے گئے ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 23 مئی 2014ء)

لاہور: پی پی 144 میں گرلز اور بوائز کالجز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2270: باؤ اختر علی: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) حلقہ پی پی 144 لاہور میں لڑکوں اور لڑکیوں کے کتنے کالجز ہیں؟

(ب) ان میں تعینات عملے کی تفصیلات بیان کریں؟

(ج) ان کالجز میں کون کونسے گریڈ کی اساتذہ و دیگر اسامیاں خالی ہیں؟

(د) حکومت ان اسامیوں کو کب تک پر (Fill) کرے گی؟

(تاریخ وصولی 29 اگست 2013ء تاریخ ترسیل 25 اکتوبر 2013ء)

جواب

وزیر ہائر ایجوکیشن

(الف) حلقہ پی پی 144 لاہور میں کل 4 عدد کالجز ہیں جن میں 2 عدد گرلز کالجز اور 2 عدد بوائز کالجز موجود ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

نام گرلز کالجز

1۔ گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین باغبانپورہ لاہور

2۔ گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین کوٹ خواجہ سعید لاہور

نام بوائز کالجز

1۔ گورنمنٹ شالیمار کالج باغبانپورہ لاہور

2۔ گورنمنٹ انسٹی ٹیوٹ آف کامرس باغبانپورہ لاہور

(ب) ان گورنمنٹ کالجز میں تعینات سٹاف کی تفصیل (Annexure –A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) مذکورہ گورنمنٹ کالجز میں تمام گریڈ کی خالی اسامیوں جن میں ٹیچنگ اور نان ٹیچنگ سٹاف اور کلاس IV سٹاف بھی شامل ہے۔ان کی تفصیل (Annexure–B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) جہاں تک ٹیچنگ سٹاف کی خالی اسامیوں کو پر کرنے کا تعلق ہے تو ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ آف پنجاب بھرتی کا عمل، پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے مکمل کرتا ہے۔تاہم ان خالی اسامیوں کی جگہ عارضی طور پر CTIs بھرتی کر لئے گئے ہیں تا کہ بچوں کی تعلیم کا حرج نہ ہو۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 23 مئی 2014ء)</u>

<u>پنجاب یونیورسٹی کی طرف سے جاری کی گئی پی ایچ ڈی کی ڈگریوں کی تفصیلات</u>

*2279: <u>محترمہ نگہت شیخ:</u> کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:–

پنجاب یونیورسٹی نے سال 2011 میں کل کتنے افراد کو کن کن مضامین میں پی ایچ ڈی کی ڈگریاں جاری کیں، خواتین اور مردوں کی الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے؟

(تاریخ وصولی 29 اگست 2013ء    تاریخ ترسیل 28 اکتوبر 2013ء)

جواب

وزیر ہائر ایجوکیشن

مطلوبہ اطلاع حسب ذیل ہے:۔

| | |
|---|---|
| سال | 2011ء |
| مرد پی ایچ ڈی سکالر | 87 |
| عورتیں پی ایچ ڈی سکالر | 48 |
| کل تعداد | 135 |

(تاریخ وصولی جواب 15 جنوری 2014ء)

## ضلع شیخوپورہ: گورنمنٹ ڈگری کالج میں اساتذہ کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2295: ڈاکٹر مراد راس: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) گورنمنٹ ڈگری کالج تحصیل شرقپور ضلع شیخوپورہ میں کل کتنے اساتذہ ہیں نام مع عہدہ بتایا جائے؟

(ب) مذکورہ کالج میں سال 2012ء میں ایف ایس سی، آئی سی ایس اور ایف اے میں کتنے کتنے طالب علم داخل ہوئے؟

(ج) مذکورہ عرصہ میں ایف ایس سی اور آئی سی ایس میں کتنے طالب علم پاس ہوئے؟

(د) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس پسماندہ علاقہ کے مذکورہ کالج میں تعلیم کے معیار کو بہتر بنانے کے لئے کوئی مثبت اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 31 اگست 2013ء    تاریخ ترسیل 9 نومبر 2013ء)

جواب

وزیر ہائر ایجوکیشن

(الف) کالج میں کل اساتذہ کی تعداد پچیس ہے جن کے نام اور عہدہ درج ذیل ہیں۔

(1) ڈاکٹر اعجاز احمد، ندیم پرنسپل (2) عبدالوحید شیخ، اسسٹنٹ پروفیسر (3) محمد ظفراللہ بھٹی، اسسٹنٹ پروفیسر (4) فاروق جاوید خان، اسسٹنٹ پروفیسر (5) ملک محمد یوسف، اسسٹنٹ پروفیسر (6) ملک سجاد علی، اسسٹنٹ پروفیسر (7) احسن ہارون کرامت، اسسٹنٹ پروفیسر (8) فقیر علی، لیکچرار (9) محمد عرفان، لیکچرار (10) محمود الرحمان، لیکچرار (11) جاوید اقبال، لیکچرار (12) شبیر احمد، لیکچرار (13) حافظ سعید اکبر، لیکچرار (14) کاشف احمد، لیکچرار (15) محمد شاہد حسن، لیکچرار (16) زاہد حسین بھٹی، لیکچرار (17) شاہد اقبال، لیکچرار (18) شیراز قیوم، لیکچرار (19) محمد اعظم مغل، لیکچرار (20) محمد یعقوب، لیکچرار (21) فخر الہیٰ، لیکچرار (22) محمد نعمان نذر، لیکچرار (23) رضوان نذیر، لیکچرار (24) عاطف بٹ، لیکچرار (25) خالد محمود، لیکچرار۔

(ب) سال 2012ء میں کالج ہذا میں ایف ایس سی میں 9 طالب علم، آئی سی ایس میں 4 طالب علم اور ایف اے میں 119 طالب علم داخل ہوئے۔

(ج) ایف ایس سی میڈیکل ایک طالب علم نے امتحان دیا اور ایک ہی پاس ہوا 100% رزلٹ آیا، ایف ایس سی پری انجینئرنگ میں 8 طالب علموں نے امتحان دیا اور 7 طالب علم پاس ہوئے۔ 87.5% رزلٹ آیا اور آئی سی ایس میں 2 طالب علموں نے امتحان دیا اور 2 ہی پاس ہوئے 100% رزلٹ آیا۔

(د) حکومت اس پسماندہ علاقہ میں تعلیم کے معیار کو بہتر بنانے کے لئے بھرپور اقدامات اٹھا رہی ہے۔ کالج میں مستقل پرنسپل کی تعیناتی، اساتذہ کی خالی اسامیوں کو پر کرنا اور انتظامی امور کو بہتر بنانا جیسے اقدامات شامل ہیں اور ان اقدامات کے مثبت نتائج اس طرح سامنے آئے ہیں کہ سال 2013ء میں اس کالج میں F Sc میں 60 طالب علم I.C.S میں 41 طالب علم اور F.A میں 206 طالب علم داخل ہوئے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 20 فروری 2014ء)</u>

## پنجاب یونیورسٹی میں پی ایچ ڈی اساتذہ کی ترقیوں کی تفصیلات

*2312: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب یونیورسٹی کے کل کتنے اساتذہ پی ایچ ڈی کی ڈگری رکھنے کے باوجود ترقی سے محروم ہیں؟
(ب) سال 2011ء کے دوران کتنے پی ایچ ڈی کے حامل لیکچرار کو ترقیاں دی گئیں جن لیکچرار کو ترقیاں دی گئیں ان کے ناموں کی فہرست سے اس ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب یونیورسٹی میں اسسٹنٹ پروفیسرز کو قانونی حق رکھنے کے باوجود ترقیاں نہیں دی جارہی ہیں؟

(تاریخ وصولی 3 ستمبر 2013ء تاریخ ترسیل 17 نومبر 2013ء)

جواب

وزیر ہائر ایجوکیشن
(الف) پنجاب یونیورسٹی میں تمام اساتذہ جو پی ایچ ڈی کی ڈگری رکھتے ہیں ان کو ایڈہاک اسسٹنٹ پروفیسر کی ترقی دے دی گئی ہے۔
(ب) سال 2011ء کے دوران 22 پی ایچ ڈی کی ڈگری کے حامل لیکچرارز کو ترقیاں دی گئیں جن کے ناموں کی فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
(ج) پنجاب یونیورسٹی میں تمام اساتذہ کو قانون کے مطابق ترقیاں دی جاتی ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 26 فروری 2014ء)

## پنجاب یونیورسٹی میں ڈینز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2415: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب یونیورسٹی میں فیکلٹیز کے کتنے ڈینز(Deans) ہیں۔کتنے ڈینز کے پاس( Duel Charge) ہے؟

(ب) کیایونیورسٹی کیلنڈر کے مطابق ہر ڈین کامتعلقہ فیکلٹی سے تعلق ہوناضروری ہے؟

(ج) پنجاب یونیورسٹی کے چیئرمین / ڈائریکٹرز کی پوسٹوں پر فائز پروفیسرز نے 13۔2012ء میں کتنامعاوضہ / مراعات الاؤنسزاوراعزازیہ اپنی اصل تنخواہ کے علاوہ وصول کیااور کیااس معاوضے کی اجازت یونیورسٹی کے مجازاداروں سے حاصل کی گئی تھی؟

(د) کیایہ درست ہے کہ یونیورسٹی کے بعض پروفیسر مختلف ذمہ داریوں کے الگ الگ بیک وقت معاوضے وصول کررہے ہیں؟

(ہ) کیایہ درست ہے کہ پنجاب یونیورسٹی میں Self Finance کی بنیاد پر حاصل ہونے والی رقم سے ایک بڑی رقم وائس چانسلراور رجسٹرار کو بھی اداکی جاتی ہے۔اگر درست ہے تو موجودہ وائس چانسلراور رجسٹرار کو گزشتہ پانچ سال کے دوران کتنی رقم اداکی گئی، مکمل تفصیلات سے ایوان کوآگاہ فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 9 ستمبر 2013ء تاریخ ترسیل 12 نومبر 2013ء)

جواب

وزیرہائرایجوکیشن

(الف) پنجاب یونیورسٹی میں اس وقت فیکلٹیز کے 13 ڈین صاحبان ہیں اور درج ذیل کے پاس ڈیول چارج ہے:۔

I۔ پروفیسر ڈاکٹر لیاقت علی (ریگولر ڈین) فیکلٹی آف کامرس
II۔ پروفیسر ڈاکٹر لیاقت علی (ایکٹنگ ڈین) فیکلٹی آف فارمیسی
III۔ پروفیسر ڈاکٹر لیاقت علی (انچارج ڈین) فیکلٹی آف لاء

فیکلٹی آف کامرس کا 3 سینئر موسٹ پروفیسروں کا پینل کیس HED میں جناب چیف منسٹر صاحب کی سفارشات برائے تعیناتی دفتر گورنر / چانسلر زیر کارروائی ہے۔ امید ہے جلد ہی تعیناتی ہو جائے گی۔ فیکلٹی آف لاء میں کوئی پروفیسر نہیں۔ پنجاب یونیورسٹی ایکٹ 1973ء Clause 2 of Statute 2 of the Schedule to the University of the Punjab کے مطابق دوسری فیکلٹی کے پروفیسر کو چارج دیا جا سکتا ہے۔ یہ عارضی (Stop Gap) انتظام ہے۔ اگر ایسا نہیں کیا جائے تو شعبوں کے عملے کی تنخواہوں کی ادائیگی اور دوسرے روٹین کے امور بھی رک سکتے ہیں۔

(ب) پنجاب یونیورسٹی کے کیلنڈر سٹیچو (2)2 آرڈیننس نمبر viii آف 1981ء کے تحت ڈین کی تعیناتی کے لیے متعلقہ فیکلٹی سے ہونا ضروری ہے۔ اگر متعلقہ فیکلٹی میں کوئی پروفیسر نہ ہو تو پھر عارضی طور پر دوسری فیکلٹی سے پروفیسر کی بطور ڈین تعیناتی کی جاتی ہے، جب تک اس فیکلٹی میں کسی پروفیسر کی تعیناتی نہ ہو جائے۔

(ج) پنجاب یونیورسٹی کے پروفیسرز جو چیئرمین یا ڈائریکٹر کی اضافی ذمہ داری نبھا رہے ہیں۔ ان پروفیسرز کو 2012-02-13 میں 1385778 روپے کی ادائیگی سربراہی اعزازیہ کی مد میں دی گئی ہے۔ یہ اعزازیہ ہر ماہ 2500 روپے فی کس کے حساب سے ادا کیا جاتا ہے۔ سربراہی کا یہ اعزازیہ یونیورسٹی کی سنڈیکیٹ نے بجٹ میں منظور کیا ہے۔

(د) جی ہاں! جو پروفیسرز ایک سے زائد ذمہ داریوں پر فائز ہیں وہ ہر ذمہ داری کا اعزازیہ وصول کرتے ہیں۔

(ہ) پنجاب یونیورسٹی میں سیلف فنانس کی بنیاد پر داخلے 2009ء سے ختم کر دیے گئے ہیں۔ اس لیے موجودہ وائس چانسلر کو تنخواہ کے علاوہ کوئی ادائیگی نہیں کی گئی۔

(تاریخ وصولی جواب 3 اپریل 2014ء)

## پنجاب یونیورسٹی میں انتظامی افسران کی تقرری و دیگر تفصیلات

*2418: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیایہ درست ہے کہ پنجاب یونیورسٹی سنڈیکیٹ نے ڈاکٹر ماجد نعیم کو لاکھوں روپے غبن کے الزام میں فروری 2003ء میں ذاتی شنوائی کا موقع دینے کے بعد ملازمت سے برطرف کر دیا تھا؟

(ب) کیا ملزم سے کوئی رقم ریکور کی گئی، اگر جواب ناں میں ہے تو اس کی وجوہات اور اب تک جو کوششیں کی گئی، اس کی تفصیل سے مطلع فرمائیں؟

(ج) پنجاب یونیورسٹی میں گریڈ 18 یا اس سے اوپر کے کتنے انتظامی افسران کی تقرری جناب وائس چانسلر نے (3)15 اور (4)15 کے تحت چھ ماہ کے لئے کی، یہ افسران مجموعی طور پر کتنے عرصہ سے یونیورسٹی کے ملازم ہیں اور کتنی مرتبہ ان کی چھ ماہ گزر جانے کے بعد دوبارہ تقرری کی گئی، مستقل تقرری کے لئے یہ پوسٹس (Posts) سلیکشن بورڈ کے حوالے کیوں نہیں کی جاتیں؟

(د) پنجاب یونیورسٹی میں پرو وائس چانسلر کا عہدہ کتنے عرصہ سے خالی ہے، اس کو مسلسل خالی رکھنے کی کیا وجوہات ہیں؟

(ہ) پنجاب یونیورسٹی کے پرو چانسلر (صوبائی وزیر تعلیم) نے یونیورسٹی کے مختلف اداروں اور شعبہ جات کے گزشتہ 4 سال میں کتنے دورے کئے اور جناب چانسلر نے کتنے کئے؟

(تاریخ وصولی 9 ستمبر 2013ء تاریخ ترسیل 12 نومبر 2013ء)

جواب

وزیر ہائر ایجوکیشن

(الف) وائس چانسلر جنرل ارشد محمود صاحب نے ہی انہیں 2001-01-18 کو بھرتی کیا تھا اور بدعنوانی کی شکایت پر بدعنوانی کے الزام کی تحقیق کے لیے کمیٹی مقرر کی تھی۔ انہوں نے باقاعدہ انکوائری کی تھی۔ اسے باقاعدہ عدالت نے مقدمے کے بعد قید کی سزا دی ہے۔

(ب) ڈاکٹر ماجد نعیم سے قومی احتساب بیورو کے ذریعے اب تک 2098387 روپے (تین اقساط میں) وصول کیے جا چکے ہیں۔

(ج)جناب وائس چانسلر صاحب نے صرف چند انتظامی افسروں کی تقرری 15(3) کے تحت کی ہے۔ تقرری کی فوری اطلاع پرو چانسلر صاحب کو دینا لازم ہے اور اس کی منظوری پنتالیس دن کے اندر یونیورسٹی سنڈیکیٹ سے بھی لی جانی ضروری ہے۔ان پوسٹوں پر مستقل تقرری کرنے کے لیے عنقریب خالی اسامیوں کو مشتہر کیا جارہا ہے۔ محکمہ تعلیم 18 ترمیم کے بعد یونیورسٹیوں میں امور کے لیے قانون سازی کے لیے مشاورت کر رہا ہے۔ان اسامیوں کی تعیناتی کے اختیار کے بارے میں مشاورت زیر عمل ہے۔

(د) جامعہ ہذا میں جناب پرو وائس چانسلر صاحب کا عہدہ 2011-01-09 سے خالی ہے۔ تیرہ مختلف فیکلٹی کے ڈین صاحبان جناب وائس چانسلر صاحب کی معاونت کر رہے ہیں پینل کے تین سینئر موسٹ اساتذہ میں سے ایک کے خلاف انکوائری زیر عمل ہے ایک استاد بڑے مشاہرے پر پرائیویٹ یونیورسٹی میں خدمت سر انجام دے رہے ہیں۔اس لیے پرو وائس چانسلر کی تقرری کی ضرورت پیش نہیں آئی۔

(ہ) پنجاب یونیورسٹی کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ پچھلے چار سالوں میں پنجاب یونیورسٹی کے چانسلر صاحب نے 1 مرتبہ اور پرو چانسلر صاحب نے 10 مرتبہ جامعہ پنجاب کا دورہ کیا۔

(تاریخ وصولی جواب 3 اپریل 2014ء)

## ملتان: گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین میں اساتذہ کی خالی اسامیاں و دیگر تفصیلات

*2656: جناب جاوید اختر: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین چونگی نمبر 14 ملتان میں اس وقت کل کتنی طالبات تعلیم حاصل کر رہی ہیں؟

(ب) اس کالج میں کون کونسے شعبہ جات کی تعلیم دی جارہی ہے ان شعبہ جات کے نام سے آگاہ کریں؟

(ج) کتنے شعبہ جات کے پروفیسر زایسو سی ایٹ، لیکچرار کب سے نہ ہیں؟

(د)ان شعبہ جات میں کب تک اساتذہ کی تعیناتیاں کر دی جائیں گی،تاریخ و سال سے آگاہ فرمائیں؟

(ہ) کیااس کالج میں زوالوجی، اسلامیات، ایجوکیشن، سائیکالوجی کی اسامیاں ہیں اگر نہیں تو حکومت ان مضامین کی اسامیاں منظور کرنے کاارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

(تاریخ وصولی 20 ستمبر 2013ء تاریخ ترسیل 23 نومبر 2013ء)

جواب

وزیر ہائر ایجوکیشن

(الف) گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین چونگی نمبر 14 ملتان میں سیشن 15-2013ء میں کل 1715 طالبات زیر تعلیم ہیں۔(کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

(ب)اس کالج میں مندرجہ ذیل شعبہ جات کی تعلیم دی جارہی ہے:۔

انگلش، اردو، اسلامیات لازمی، مطالعہ پاکستان، سوکس، میتھ، پولیٹیکل سائنس، شماریات، لائبریری سائنس، ہسٹری، ایجوکیشن، عربی، سرائیکی، باٹنی، زوالوجی، کیمسٹری، فزکس، بیالوجی، فزیکل ایجوکیشن، اسلامیات اختیاری، کمپیوٹر سائنس

(ج)ادارہ ہذا میں 1715 طالبات کے لئے انگلش کی صرف ایک لیکچرار ہے۔ جبکہ مزید چار لیکچرارز کی منظوری درکار ہے۔ادارہ ہذا میں زوالوجی کی منظور شدہ پوسٹ نہ ہے جبکہ

I) یہ مضمون بی ایس سی میں پری میڈیکل گروپ میں لازم وملزوم ہے۔

II) کمپیوٹر سائنس میں 429 طالبات زیر تعلیم ہیں لیکن اس مضمون میں ایک بھی لیکچرار کی سیٹ منظور نہ ہے۔ دو اساتذہ درکار ہیں۔

III)لائبریری سائنس میں کل 63 طالبات زیر تعلیم ہیں لیکن مورخہ 31-8-2013 سے بوجہ ٹرانسفر اسامی خالی ہے۔اور اس پر لائبریرین کی تعیناتی ہونی چاہیے۔

کالج ہذا میں اٹھارہ سال کے عرصہ گزرنے کے باوجود تاحال بہت سے اہم مضامین میں تدریس جاری نہیں کروائی جاسکی۔ مثال کے طور پر سائیکالوجی، فائن آرٹس، ہوم اکنامکس، پنجابی، سوشیالوجی وغیرہ میں مندرجہ بالا مضامین کی نئیS.N.E پوسٹ کی منظوری درکار ہے۔

(د) شعبہ ہائر ایجوکیشن کا پروموشن کا ایک خاص طریقہ کار ہے۔ پروموشن کے بعد اس کالج میں اساتذہ کی تعیناتی کردی جائے گی۔

(ہ) کالج ہذا میں زوالوجی کی کوئی اسامی منظور شدہ نہ ہے۔

I) منظوری درکار ہے۔

II) 1715 طالبات کے لئے اسلامیات کی دو اساتذہ ہیں مزید دو اساتذہ کی منظوری درکار ہے۔

ایجوکیشن کے مضمون میں 751 طالبات تعلیم حاصل کر رہی ہیں جبکہ صرف ایک لیکچرار کی اسامی ہے۔ مزید دو لیکچرار کی اسامیاں درکار ہیں۔

III) سائیکالوجی کی اسامی نہ ہونیکی وجہ سے یہ مضمون شروع ہی نہیں کروایا جاسکا۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 26 مئی 2014ء)</u>

<u>ملتان: گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین کا قیام و اس کی عمارت کی خستہ حالی کی تفصیلات</u>

*2657: <u>جناب جاوید اختر</u>: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین چونگی نمبر 14 ملتان کی عمارت کی تعمیر کب عمل میں آئی اور عمارت کی موجودہ صورتحال کیسی ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ کالج کی عمارت انتہائی خستہ حال ہو چکی ہے؟

(ج) کیاحکومت اس عمارت کواز سر نو تعمیر کرنے کاارادہ رکھتی ہے اگر ہاں توکب تک ؟

(د) اس عمارت کی آخری دفعہ کب تزئین وآرائش، مرمت کی گئی اوراس پر کل کتنے اخراجات ہوئے، مدوائزااخراجات سے آگاہ فرمائیں ؟

(ہ) کیاحکومت اس کالج کی از سر نو تعمیر سے قبل اس کالج کو کسی دوسری عمارت میں منتقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

(تاریخ وصولی 20 ستمبر 2013ء تاریخ ترسیل 23 نومبر 2013ء)

جواب

وزیر ہائر ایجوکیشن

(الف) گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین چونگی نمبر 14 کو مئی 1996ء میں پرانا ٹی بی ہسپتال کی بلڈنگ میں شروع کیا گیا جو کہ کارپوریشن کے زیر انتظام تھا اور باہمی معاہدے کے تحت میونسپل کارپوریشن سے محکمہ ایجوکیشن کو مبلغ سو روپے ماہوار کرائے پر مئی 1996ء سے اڑھائی سال کے لئے حاصل کیا گیا۔ بعد ازاں انہیں شرائط پر اس معاہدے کو مزید 5 سال کے لئے توسیع دی گئی۔
عمارت کا رقبہ 35 کنال 2 مرلہ اور 4 سکوائر فٹ ہے۔ گورنمنٹ آف پنجاب کی ہدایت کے مطابق پرنسپل کالج ہذا، ڈائریکٹر صاحبان اور ای ڈی اوز کو ششوں سے یہ رقبہ کالج کے لئے محکمہ ریونیو سے بغیر کسی معاوضہ کے حاصل کر لیا گیا۔ یہ عمارت 1937ء میں تعمیر ہوئی اور کچھ بلاک سو سال پرانے بھی ہیں بعض دیواروں اور چھتوں میں دراڑیں بھی ہیں۔
(ب) عمارت کے سامنے کے چار بلاک قدرے بہتر ہیں۔ جبکہ پچھلی طرف اور جنوبی دیوار کے ساتھ چار بلاک کافی خستہ حال ہیں۔

(ج)اس کالج کی عمارت کی تعمیر کا منصوبہ 105.861 ملین روپے کی لاگت سے منظور کر لیا گیا ہے اور اس منصوبہ کو اگلے مالی سال 15-2014ء کی سالانہ ترقیاتی پروگرام میں بھی شامل کر لیا گیا ہے نیز اس منصوبہ پر کام کا آغاز اگلے مالی سال میں شروع کر دیا جائے گا۔

(د)اس عمارت کی مرمت مئی 1996ء میں کی گئی اور اس پر تقریباً 12 لاکھ روپے ایڈمنسٹریٹر بلدیہ / ڈپٹی کمشنر ملتان نے خرچ کئے جس کے بعد یہ عمارت محکمہ اعلی تعلیم کے حوالے کی گئی۔ تاہم محکمہ اعلیٰ تعلیم نے اس عمارت کی مرمت پر کوئی رقم خرچ نہیں کی۔

(ہ)کالج ہذا اندرون شہر کی کثیر آبادی کی تعلیمی ضروریات کو پورا کر رہا ہے۔ اسی عمارت کے جو بلاک بہتر حالت میں ہیں ان کی مرمت کر دی گئی ہے اور خستہ حال عمارت کو گرا کر دوبارہ تعمیر کیا جائے۔ کالج احاطے میں پندرہ کنال رقبہ خالی موجود ہے جس پر نئی عمارت کی تعمیر کی جائے گی۔ محکمہ اعلیٰ تعلیم اس کالج کو کسی اور عمارت میں منتقل کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا کیونکہ اس کی منتقلی سے اندرون شہر کی کثیر آبادی کو میسر تعلیمی سہولت ختم ہو جائے گی۔

(تاریخ وصولی جواب 25 اپریل 2014ء)

## لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی میں ڈینز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2677: محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف)لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی لاہور میں فیکلٹیز کے کتنے ڈینز ہیں۔ کتنے ڈینز کے پاس Duel Charge ہے؟

(ب)کیا یونیورسٹی کیلنڈر کے مطابق ہر ڈین کا متعلقہ فیکلٹی سے تعلق ہونا ضروری ہے؟

(ج)لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی کے چیئرمین / ڈائریکٹرز کی پوسٹوں پر فائز پروفیسرز نے 13-2012 میں کتنا معاوضہ / مراعات، الاؤنسز اور اعزازیہ اپنی اصل تنخواہ کے علاوہ وصول کیا اور کیا اس معاوضے کی اجازت یونیورسٹی کے مجاز اداروں سے حاصل کی گئی تھی؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ یونیورسٹی کے بعض پروفیسر مختلف ذمہ داریوں کے بیک وقت الگ الگ معاوضے وصول کر رہے ہیں؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی میں Self Finance کی بنیاد پر حاصل ہونے والی رقم سے ایک بڑی رقم وائس چانسلر اور رجسٹرار کو بھی ادا کی جاتی ہے، اگر درست ہے تو موجودہ وائس چانسلر اور رجسٹرار کو ہر سال کتنی رقم ادا کی گئی، تفصیل درکار ہے اور اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 20 ستمبر 2013ء تاریخ ترسیل 21 نومبر 2013ء)

جواب

وزیر ہائر ایجوکیشن

(الف) لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی لاہور میں فیکلٹیز کے کل چار ڈینز/انچارج ہیں، ان ڈینز/انچارج میں سے اکثر ریٹائر ہو چکے ہیں یا بطور ڈینز/انچارج دو یا تین ٹرمز گزار چکے ہیں۔ نئے ڈینز/انچارج کے لیے سفارشات ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کو منظوری کے لئے بجھوادی گئی ہیں اور اس وقت جو فیکلٹیز کے انچارج ہیں ان کی تفصیل Annexure(1) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی لاہور میں ڈینز کی تعیناتی لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی لاہور کے First Statutes appended with the schedule of Amendment Act 2012 کے Clause (2) میں دیئے گئے طریق کار کے مطابق ہوتی ہے۔ اس کی تفصیل Annexure (II) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) نہیں

(د) نہیں

(ہ)لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی لاہور میں تمام کلاسز میں داخلے میرٹ کی بنیاد پر کئے جاتے ہیں۔Self Finance کی بنیاد پر کوئی داخلہ نہیں کیا جاتا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 12 مارچ 2014ء)

لاہور: گورنمنٹ سائنس کالج وحدت روڈ میں پرنسپل کی بے قاعدگیوں کی تفصیلات

*2711: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) گورنمنٹ سائنس کالج وحدت روڈ لاہور میں حکومت پنجاب نے کتنی ٹرانسپورٹ مہیا کی ہوئی ہے، ان کے لئے ماہانہ کتنا فیول مہیا ہوتا ہے۔ اس کا استعمال کن کاموں پر ہوتا ہے؟

(ب) کالج کی پراسپیکٹس کی سرکاری فیس کیا ہے اور اس سال دوران داخلہ یہ کتنے روپوں میں فروخت کیا گیا ہے نیز اس کی چھپائی کی ادائیگی کمیٹی کی منظوری سے کی گئی ہے اگر منظوری نہیں لی گئی تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ پرنسپل صاحب تمام قواعد وضوابط کو بالائے طاق رکھتے ہوئے اپنے من پسند افراد کی پرائیویٹ اکیڈمیوں کو کالج کے طلباء میں متعارف کروا رہے ہیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ پرنسپل صاحب نے ایک پروفیسر کو کالج کی سیکورٹی کا انچارج بنایا ہوا ہے اور وہ موصوف کالج کے چوکیداروں سے کالج کی بجائے اپنی ذاتی اکیڈمی میں ان سے خدمات لیتا ہے؟

(ہ) اگر جزو ہائے کا جواب اثبات میں ہے تو محکمہ نے مذکورہ کالج کے پرنسپل کی مذکورہ بے قاعدگیوں کے خلاف کوئی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتا ہے؟

(تاریخ وصولی 20 ستمبر 2013ء      تاریخ ترسیل 22 نومبر 2013ء)

جواب

وزیر ہائر ایجوکیشن

(الف) گزارش ہے کہ کالج ہذا میں دو بسیں اور ایک وین موجود ہے۔ سرکاری طور پر ہمیں ٹرانسپورٹ کے لئے کوئی فیول نہیں دیا جاتا۔ کالج میں داخلے کے وقت طلباء سے سالانہ ٹرانسپورٹ فنڈ کی مد میں جو پیسے لیے جاتے ہیں اسی سے کالج کی ٹرانسپورٹ کا گزارا کیا جاتا ہے۔ دونوں بسیں طلباء وطالبات کو پک اینڈ ڈراپ کی سہولت دینے کے لئے استعمال کی جاتی ہیں۔ چونکہ کالج میں موجود پرنسپل کی رہائش گاہ میں ڈی پی آئی کالجز رہائش پذیر ہیں اس لیے وین پرنسپل کو کالج لانے اور دیگر سرکاری امور انجام دینے کے لئے استعمال کی جاتی ہے اور پرنسپل اپنی تنخواہ میں ماہانہ کنوینس الاؤنس نہیں لے رہے ہیں۔

(ب) کالج ہذا کے پراسپیکٹس کی قیمت مبلغ تین سو روپے مقرر کی گئی تھی اور اس سال دوران داخلہ اتنے میں ہی فروخت کیا گیا تھا۔ مزید یہ کہ پراسپیکٹس کی چھپائی کی رقم کی ادائیگی کمیٹی کی باقاعدہ منظوری سے کی گئی تھی۔

(ج) اس میں کسی قسم کی کوئی سچائی نہیں ہے۔

(د) چونکہ کالج ہذا میں سکیورٹی انچارج کی کوئی پوسٹ نہیں ہے اس لیے سکیورٹی کے انچارج کی ذمہ داری ہمیشہ سے پروفیسرز کے پاس ہی رہی ہے تاکہ کالج میں بہتر نظم وضبط اور امن وامان کی صورت حال کو یقینی بنایا جاسکے۔ تمام چوکیدار اپنی اپنی مقررہ ڈیوٹی سرانجام دیتے ہیں۔ لہذا کسی بھی چوکیدار کو کالج کی ڈیوٹی کی بجائے ذاتی خدمت کے لیے استعمال کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہو سکتا۔

(ہ) مذکورہ سوالات کے جوابات سے کہیں بھی بے ضابطگی ظاہر نہ ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 27 مارچ 2014ء)</u>

<u>لاہور: فزیکل ایجوکیشن ڈپلومہ ہولڈرز کو فزیکل ٹیچر بھرتی نہ کرنے کی وجوہات ودیگر تفصیلات</u>

*2766: <u>میاں محمود الرشید</u>: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ کالج گلبرگ اور گورنمنٹ کالج فاروومن ٹاؤن شپ لاہور سے فزیکل ایجوکیشن کا ایک سالہ ڈپلومہ کروایا جارہا ہے جس پر طالب علموں کا لاکھوں روپے خرچہ آتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ 2009 اور 2010 میں جتنے بھی فزیکل ٹیچر سرکاری سکولوں میں بھرتی کئے گئے، اسی ڈپلومے پر بھرتی کئے گئے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ 2013 کی پالیسی کے مطابق مڈل سکول میں بھی فزیکل ٹیچر کی سیٹ پر ایم اے فزیکل ایجوکیشن کی شرط رکھ دی گئی ہے؟

(د) مذکورہ بالا کی روشنی میں یہ واضح ہے کہ فزیکل ایجوکیشن کے ڈپلومہ ہولڈر لوگ فزیکل ٹیچر کی سیٹ پر اپلائی نہیں کر سکتے اگر یہ درست ہے تو طالب علموں کو یہ ڈپلومہ کیوں کروایا جارہا ہے جبکہ اس وقت بھی گورنمنٹ کالج گلبرگ لاہور اور گورنمنٹ کالج فاروومن ٹاؤن شپ میں فزیکل ایجوکیشن ڈپلومہ کلاس کے داخلے جاری ہیں؟

(تاریخ وصولی 26 ستمبر 2013ء تاریخ ترسیل 29 نومبر 2013ء)

جواب

وزیر ہائر ایجوکیشن

(الف) یہ درست ہے کہ مذکورہ کالجز میں ایک سالہ ڈپلومہ ان فزیکل ایجوکیشن میں کروایا جارہا ہے۔ جس پر رہائشی اور کھانے کے اخراجات کے علاوہ کل سرکاری فیس گورنمنٹ کالج گلبرگ فار بوائز Rs: 5662/- اور گورنمنٹ کالج فارووومن ٹاؤن شپ لاہور کی Rs:4624/- وصولی کی جاتی ہے۔

(ب) درست ہے کہ 2009ء اور 2010ء میں جتنے بھی فزیکل ٹیچر سرکاری سکولوں میں بھرتی کئے جانے والے پی ای ٹی حضرات کی بنیادی تعلیم ڈپلومہ ان فزیکل ایجوکیشن ہی ہوا کرتی تھی۔

(ج) جی ہاں۔یہ درست ہے کہ 2013ء میں فزیکل ایجوکیشن اساتذہ کی بھرتی کے اشتہار میں Under Graduate ڈپلومہ ان فزیکل ایجوکیشن کی بجائے ایم اے فزیکل ایجوکیشن اور ایم ایس سی، سپورٹس سائنسز بنیادی تعلیم رکھی گئی ہے۔

(د) یہ درست تھا کہ فزیکل ایجوکیشن ٹیچر کی اسامیوں کے لیے فزیکل ایجوکیشن ڈپلومہ ہولڈرز درخواست دینے کے اہل نہیں ہیں چونکہ نئے سروس رولز کے تحت فزیکل ایجوکیشن ٹیچر کی بھرتی کے لئے ایم اے فزیکل ایجوکیشن کا امتحان پاس کرنا ضروری ہے۔

یہ درست ہے کہ گورنمنٹ کالج فار بوائز گلبرگ لاہور اور گورنمنٹ کالج برائے خواتین ٹاؤن شپ لاہور میں فزیکل ایجوکیشن کا ڈپلومہ کروایا جارہا ہے۔اس لئے کہ گورنمنٹ نے تاحال ڈپلومہ کروانے پر پابندی عائد نہ کی ہے اور نہ ہی کوئی نوٹیفیکیشن جاری ہوا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 20فروری 2014ء)

## فیصل آباد: جی سی یونیورسٹی کا شعبہ فائن آرٹس میں طلباء کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2807: جناب محمد یعقوب ندیم سیٹھی: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) جی سی یونیورسٹی فیصل آباد کے شعبہ فائن آرٹس میں Painting اور Graphic Design میں طلباء کی کل تعداد کتنی ہے، طلباء کی الگ الگ تعداد سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ب) متذکرہ بالا شعبہ فائن آرٹس میں Painting کے Subject اور Graphic Designing کے Subject کے لئے اساتذہ کی کل تعداد کتنی ہے دونوں سبجیکٹ کی الگ الگ تفصیل بیان کی جائے نیز کتنے اساتذہ Contract پر ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ فائن آرٹس میں جن سبجیکٹ کے لئے اساتذہ کی انتہائی ضرورت ہوتی ہے وہ تو بھرتی نہیں کئے جاتے اور جن سبجیکٹ کے لئے اساتذہ کی ضرورت نہیں ہوتی، ان میں بھرتی کیا جاتا؟

(د)اگر جزو(ج) کے سوال کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت غیر قانونی عمل کو روکنے کا ارادہ رکھتی ہے اور صرف انہی سبجیکٹ کے لئے اساتذہ بھرتی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے جن کی طلباء کو بہت ضرورت ہے؟

(تاریخ وصولی 27 ستمبر 2013ء          تاریخ ترسیل 30 نومبر 2013ء)

جواب

وزیر ہائر ایجوکیشن

الف) شعبہ پینٹنگ میں کل طلباء وطالبات:29

شعبہ گرافک ڈیزائن میں کل طلباء وطالبات:47

(ب) شعبہ پینٹنگ میں کل ٹیچر:8

کنٹریکٹ:2، مستقل:6،مزید ضرورت:کوئی نہیں

شعبہ گرافک:ڈیزائن میں کل ٹیچر:3

کنٹریکٹ:1، مستقل:2، سٹڈی لیو:2،مزید ضرورت:2

(ج) یونیورسٹی قانون ہذا، میرٹ اور سیٹوں کی Availability اور جہاں ضرورت ہو، کو مدنظر رکھتے ہوئے بھرتیاں کرتی ہے۔

(د) اس کے جواب کی ضرورت نہیں ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 4 مارچ 2014ء)

لاہور: گورنمنٹ کالج برائے خواتین باغبانپورہ میں اساتذہ کی تعداد ودیگر تفصیلات

*2858: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ کالج برائے خواتین باغبانپورہ لاہور میں موجودہ پرنسپل کتنے عرصہ سے تعینات ہیں؟

(ب)مذکورہ کالج میں پروفیسرز، لیکچرارز کی منظور شدہ اسامیاں کتنی ہیں اور کتنی اسامیاں کب سے خالی ہیں۔ان اسامیوں کو Fill کیوں نہیں کیا جارہا ہے؟

(ج)کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ کالج میں پروفیسر، لیکچرارز عموماً ڈیوٹی پر تاخیر سے حاضر ہوتیں ہیں جس کی وجہ سے طالبات اکثر پیریڈ پڑھنے سے محروم ہو جاتی ہیں؟

(د)مذکورہ مسئلہ کے حل کے لئے متعلقہ انتظامیہ کوئی مثبت اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 04 اکتوبر 2013ء تاریخ ترسیل 31 دسمبر 2013ء)

جواب

وزیر ہائر ایجوکیشن

(الف)گورنمنٹ کالج برائے خواتین باغبانپورہ لاہور کی موجودہ پرنسپل صاحبہ 4 اپریل 2012 سے اس عہدہ پر تعینات ہیں۔

(ب)گورنمنٹ کالج برائے خواتین باغبانپورہ لاہور میں منظور شدہ اسامیوں کی تعداد درج ذیل ہے۔

1۔پروفیسرز:03 2۔ایسوسی ایٹ پروفیسرز:20

3۔اسسٹنٹ پروفیسر:26 4۔لیکچرار:34

(ج)کالج ہذا میں پروفیسر، لیکچرارز اپنے ٹائم ٹیبل کے مطابق کلاسز لیتے ہیں۔ٹائم ٹیبل ڈائریکٹریٹ سے منظوری کے بعد لاگو کیا گیا ہے۔انتظامیہ نے اس بات کو یقینی بنانے کیلئے ڈیلی ڈیوٹی پر سٹاف ممبران کو مامور کیا جاتا ہے۔جو ٹائم ٹیبل کے مطابق کلاسز چیک کرتے ہیں۔پرنسپل صاحبہ اور وائس پرنسپل صاحبہ خود بھی وقتاً فوقتاً راؤنڈ لیتی اور ٹائم ٹیبل کے مطابق کلاسز کو یقینی بناتی ہیں۔نیز محکمہ کی جانب سے بھی ٹائم ٹیبل پر عملدرآمد کی چیکنگ کیلئے مجاز افسران Visit کرتے رہتے ہیں۔

(د)فی الحال ایسا کوئی مسئلہ کالج انتظامیہ کے نوٹس میں نہیں آیا جس پر کوئی قدم اٹھانے کی ضرورت محسوس کی جاتی۔

(تاریخ وصولی جواب 26 فروری 2014ء)

لاہور: گورنمنٹ کالج برائے خواتین باغبانپورہ کو بجٹ کی فراہمی واستعمال کی تفصیلات

*2859: محترمہ راحیلہ خادم حسین: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ کالج برائے خواتین باغبانپورہ لاہور کو 12-2011 اور 13-2012 میں کتنا فنڈ دیا گیا نیز یہ فنڈ کالج کے کن کن ترقیاتی کاموں پر خرچ کیا گیا؟ کام وائز تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) مذکورہ کالج کو فیس کی مد میں 12-2011 اور 13-2012 میں کتنی آمدنی ہوئی، سال وائز تفصیل سے آگاہ کریں؟

(تاریخ وصولی 04 اکتوبر 2013ء تاریخ ترسیل 31 دسمبر 2013ء)

جواب

وزیر ہائر ایجوکیشن

(الف) گورنمنٹ کالج برائے خواتین باغبانپورہ لاہور کو 12-2011 اور 13-2012 میں کوئی ترقیاتی فنڈ فراہم نہیں کیے گئے۔ تاہم مرمت کی سالانہ گرانٹ کی مد میں بلڈنگ کی مد میں بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ نے مذکورہ کالج کے ترقیاتی کاموں کے لئے 12-2011 میں۔/160,800 روپے خرچ کئے اور 13-2012 میں۔/2,955,000 روپے خرچ ہوئے تفصیل درج ذیل ہے۔

| نمبر شمار | کام کی تفصیل |
|---|---|
| 1 | 10 عدد سٹوڈنٹس واش رومز کی مرمت۔ |
| 2 | پرنسپل آفس اوراس کے واش روم کی مرمت |
| 3 | کالج لائبریری اور فرنٹ برآمدے کی وائیرنگ کی تصیح |
| 4 | تمام کالج کی چھتوں کی مرمت |

| | |
|---|---|
| 5 | 2عدد مین ہول کی مرمت |
| 6 | کمرہ نمبر 5اور 6 کے سامنے برآمدے کی خستہ حال چھت تبدیل کی گئی۔ |
| 7 | چاردیواری کی از سر نو تعمیر |
| 8 | سیوریج کے پانی والے کنویں کی نئی چھت ڈالی گئی۔ |
| 9 | خراب برساتی نالے تعمیر کئے گئے |
| 10 | کھڑکیوں کے ٹوٹے ہوئے شیشے لگائے گئے۔ |
| 11 | عمارت کی سفیدی |

(ب)مذکورہ کالج کو فیس کی مد میں 12۔2011اور 13۔2012 میں ہونے والی آمدنی کی تفصیل درج ذیل ہے۔

| سال | کلاس | حاصل شدہ آمدنی |
|---|---|---|
| 2011۔12 | سال اول تا چہارم | -/2,112,120روپے |
| 2012۔13 | سال اول تا چہارم | -/2,182,374روپے |

(تاریخ وصولی جواب 26فروری 2014ء)

## لاہور: گورنمنٹ کالج برائے خواتین باغبانپورہ کا رقبہ و دیگر تفصیلات

*2860: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ کالج برائے خواتین باغبانپورہ لاہور کل کتنے رقبہ پر قائم ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ کالج کی عمارت ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے نیز کمروں کی چھتیں خراب ہو چکی ہیں جس کی وجہ سے بارشوں میں پانی کمروں میں آجاتا ہے؟

(ج) مذکورہ کالج کا فرش سڑک کے فرش سے بہت نیچے ہے جس کی وجہ سے سڑک کا پانی کالج کی گراؤنڈ میں جمع ہو جاتا ہے؟

(د) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ کالج کی عمارت کو مرمت کرانے اور کالج کے فرش کو سڑک کے لیول سے اونچا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر رکھتی ہے تو کب تک؟

(تاریخ وصولی 04 اکتوبر 2013ء تاریخ ترسیل 31 دسمبر 2013ء)

جواب

وزیر ہائر ایجوکیشن

(الف) گورنمنٹ کالج برائے خواتین باغبانپورہ کا کل رقبہ 33 کنال 9 مرلے ہے۔

(ب) یہ بات درست نہ ہے کہ کالج کی عمارت ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے اور چھتیں خراب ہیں جس کی وجہ سے بارشوں کا پانی کمروں میں آ جاتا ہے تاہم پہلے کچھ چھتیں خراب ہو گئیں تھیں جن کو سالانہ مرمت کی گرانٹ کے تحت بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ سے مرمت کروالیا گیا ہے۔ چھتوں کی مرمت کے علاوہ مندرجہ ذیل ترقیاتی کام سال 12-2011 اور 13-2012 میں سالانہ مرمت کی گرانٹ سے مکمل کروائے گئے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

| نمبر شمار | کام کی تفصیل |
|---|---|
| 1 | 10 عدد سٹوڈنٹس واش رومز کی مرمت۔ |
| 2 | پرنسپل آفس اور اس کے واش روم کی مرمت |
| 3 | کالج لائبریری اور فرنٹ برآمدے کی وائرنگ کی تصحیح |
| 4 | تمام کالج کی چھتوں کی مرمت۔ |
| 5 | 2 عدد مین ہول کی مرمت |
| 6 | کمرہ نمبر 5 اور 6 کے سامنے برآمدے کی خستہ حال چھت تبدیل کی گئی۔ |
| 7 | چاردیواری کی از سر نو تعمیر |
| 8 | سیوریج کے پانی والے کنویں کی نئی چھت ڈالی گئی۔ |

| | |
|---|---|
| 9 | خراب برساتی نالے تعمیر کئے گئے |
| 10 | کھڑکیوں کے ٹوٹے ہوئے شیشے لگائے گئے۔ |
| 11 | عمارت کی سفیدی |

(ج) گورنمنٹ کالج برائے خواتین باغبانپورہ لاہور 1963ء میں قائم ہوا تھا وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ بیرونی سڑکوں / گلیوں کی سطح بلند ہوتی گئی جسکی وجہ سے بہت زیادہ بارش ہونے کی صورت میں پانی گیٹ کے راستے کالج کی گراونڈ تک آجاتا ہے تاہم جب بھی اس قسم کی صورت حال پیدا ہو جائے تو پمپ کے ذریعے پانی باہر نکلوادیا جاتا ہے۔

(د) جیسا کہ جز"ب"میں وضاحت کی کر دی گئی ہے کالج کی عمارت کی مرمت کروالی گئی ہے۔تاہم فرش کی سطح بلند کرنے کے حوالے سے یہ عرض ہے کہ بارش کا پانی گیٹ کے راستے سے کالج میں داخل ہوتا ہے لہذا کالج انتظامیہ مین گیٹ کی سطح کو بلند کروانے کا انتظام کر رہی ہے تاکہ اس معاملہ کو حل کیا جاسکے۔

(تاریخ وصولی جواب 26 فروری 2014ء)

## ننکانہ صاحب: بوائز / گرلز ڈگری کالجز کا اجراء و دیگر تفصیلات

*3061: ملک ذوالقرنین ڈوگر : کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ننکانہ صاحب میں بوائز / گرلز ڈگری کالج کا اجراء کب ہوا اور ان کالجز میں بننے والے بی ایس سی بلاکس کب اور کتنی لاگت سے مکمل ہوئے؟

(ب) محکمہ تعلیم مذکورہ کالج میں بی ایس سی کی کلاسز کا اجراء کب تک کرنے کا ارادہ رکھتا ہے جبکہ بی ایس سی کی کلاسز کے لئے تعمیر کردہ بلڈنگز دیکھ بھال نہ ہونے کی وجہ سے خراب ہو رہی ہیں؟

(تاریخ وصولی 31 اکتوبر 2013ء تاریخ ترسیل 27 دسمبر 2013ء)

جواب

وزیر ہائر ایجوکیشن

(الف) گورنمنٹ گرونانک ڈگری کالج ننکانہ صاحب اور گورنمنٹ گرونانک ڈگری کالج برائے خواتین ننکانہ صاحب کا اجراء 1964 میں ہوا گورنمنٹ گرونانک ڈگری کالج برائے خواتین ننکانہ صاحب کو 1992 میں بوائز کالج سے الگ کر دیا گیا۔ صرف گرلز کالج ننکانہ صاحب میں B.Sc بلاک کی تعمیر 2006 میں شروع ہوئی اور جس کی کل لاگت 28.780 ملین روپے تھی تاہم مذکورہ عمارت سال 2012 میں محکمہ تعلیم کے حوالے کی گئی۔

(ب) مورخہ 14۔01۔25 کو پنجاب یونیورسٹی کی الحاق کمیٹی نے B.Sc کلاسز کے اجراء کے سلسلہ میں گورنمنٹ گرونانک ڈگری کالج برائے خواتین ننکانہ صاحب کا دورہ کیا۔ کالج ہذا میں B.Sc کلاسز کا اجراء اگلے تعلیمی سال (ستمبر 2014) سے شروع ہونے کی توقع ہے۔ گورنمنٹ گرونانک پوسٹ گریجویٹ کالج فار بوائز ننکانہ صاحب میں B.Sc بلاک نہ ہے اور B.Ss کلاسز کے اجراء کے سلسلہ میں Feasibility پر کام جاری ہے۔ چونکہ محکمہ تعمیرات نے B.Sc گورنمنٹ گرونانک ڈگری کالج برائے خواتین ننکانہ صاحب کی عمارت کو سال 2012 میں محکمہ تعلیم کے حوالے کیا اب اس بلاک میں کچھ کلاسز ہو رہی ہیں اور اس کی مناسب دیکھ بھال ہو رہی ہے اس کے علاوہ اس بلاک کی M&R گرانٹ سے ضروری مرمت کے لئے بھی کام کا آغاز کر دیا گیا ہے تاہم یہ کام B.Sc کی کلاسز کے اجراء میں رکاوٹ نہ ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 4 مارچ 2014ء)</u>

<u>لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی لاہور میں ڈائریکٹر ایڈمن کے تحت کام کرنے والے ملازمین و دیگر تفصیلات</u>

*3168: <u>محترمہ فائزہ احمد ملک</u>: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی لاہور میں ڈائریکٹر (ایڈمن) کے تحت کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں، ان کے نام، عہدہ، گریڈ اور ڈومیسائل کی تفصیل بتائیں؟

(ب)ڈائریکٹر ایڈمن سمیت گریڈ 16 تک کے ملازمین کی بھرتی کب ہوئی تھی اوران کی بھرتی کے لئے کیا طریق کار اپنایا گیا تھا؟

(ج)کیاان ملازمین کی بھرتی باقاعدہ قانون کے مطابق ہوئی ہے ؟

(د)کیایہ درست ہے کہ ڈائریکٹر ایڈمن کے خلاف اپنے اختیارات سے تجاوز کرنے کی شکایات زیر غور ہیں اگر ہاں تو کتنی شکایات ہیں اور یہ شکایات کب کس نے کی تھیں ؟

(ہ)کیایہ بھی درست ہے کہ اس کے خلاف اپنے عزیزواقارب کو غیر قانونی طریق کار کے تحت اسی ادارے میں بھرتی کرنے کی شکایات بھی ہیں ؟

(و)کیاحکومت اس کے خلاف ایف آئی اے یادیگر کسی غیر جانبدار ادارے سے تحقیقات کروانے کاارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تواس کی وجوہات کیاہیں ؟

(تاریخ وصولی 04 دسمبر 2013ء تاریخ ترسیل 30 جنوری 2014ء)

جواب

وزیر ہائر ایجوکیشن

(الف)لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی لاہور میں ڈائریکٹر (ایڈمن) کے تحت کام کرنے والے ملازمین کی تعداد ہے =452

(2)ملازمین کے نام، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب)(1)لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی لاہور میں ڈائریکٹر (ایڈمن) کی تعیناتی بذریعہ سنڈیکیٹ مورخہ 2013-09-25 کو ہوئی۔

(2)ڈائریکٹر ایڈمن کی تعیناتی کے طریقہ کار اخبار میں اشتہار، شارٹ لسٹنگ، سلیکشن بورڈ اور آخر میں سنڈیکیٹ کی منظوری شامل ہے۔

(3) گریڈ16 تک کی تمام اسامیوں کو پر کرنے کے طریقہ کار میں اخبار میں اشتہار، شارٹ لسٹنگ، سلیکشن بورڈ یا سلیکشن کمیٹی اور بعدازاں وائس چانسلر لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی لاہور کے قانون کے مطابق بطور مجاز اتھارٹی تعیناتی کے لیٹر اپنے دستخطوں سے جاری کرتی ہے۔

(ج) جی ہاں۔

(د) نہیں۔ڈائریکٹر ایڈمن کے خلاف ایسی کوئی شکایت نہ تو وائس چانسلر کے پاس اور نہ ہی کسی مجاز اتھارٹی کے پاس زیر سماعت ہے اور نہ ہی کبھی ڈائریکٹر ایڈمن نے اپنے اختیارات سے تجاوز کیا ہے۔

(ہ) نہیں، ڈائریکٹر ایڈمن کے پاس لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی لاہور میں بھرتی کیے جانے کے سلسلے میں کسی قسم کا کوئی فرد واحد کی حیثیت سے اختیار نہیں ہے اور نہ ہی کوئی ان کا عزیز واقارب بذریعہ ان (ڈائریکٹر ایڈمن ) کے بھرتی ہوا ہے۔

(و) ڈائریکٹر ایڈمن کی تعیناتی کے لیے یونیورسٹی کی فنانس اور پلاننگ کمیٹی نے کافی غور و خوض کے بعد سفارشات مرتب کیں، جن کی بعد میں سنڈیکیٹ نے تمام قانونی تقاضے پورے کرنے کے بعد منظوری دی اور ڈائریکٹر ایڈمن کی تعیناتی کی۔ڈائریکٹر قانون کے مطابق یونیورسٹی کے مفاد میں فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔لہذا ان کے خلاف کسی بھی قانونی چارہ جوئی کا ہرگز سوال ہی نہیں اٹھتا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 12 مارچ 2014ء)

## لاہور: یونیورسٹیوں اور کالجز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*3185: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور میں کتنی یونیورسٹیز اور کالجز کہاں کہاں سرکاری تحویل میں چل رہے ہیں؟

(ب) کس کس کالج / یونیورسٹی کو خود مختار کا درجہ ملا ہوا ہے؟

(ج) کس کس کالج / یونیورسٹی کے سربراہ کنٹریکٹ پر کام کر رہے ہیں؟

(د) کس کس کالج اور یونیورسٹی کے سربراہ کے خلاف محکمانہ انکوائریاں کب سے کس بناء پر چل رہی ہیں؟

(تاریخ وصولی 04 دسمبر 2013ء        تاریخ ترسیل 30 فروری 2014ء)

جواب

وزیر ہائرایجوکیشن

(الف)لاہور میں مندرجہ ذیل یونیورسٹیز سرکاری تحویل میں چل رہی ہیں:۔

1۔یونیورسٹی آف دی پنجاب،لاہور

2۔یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی، باغبانپورہ،لاہور

3۔ گورنمنٹ کالج یونیورسٹی،لوئر مال روڈ،لاہور

4۔یونیورسٹی آف ایجوکیشن،ٹاؤن شپ،لاہور

5۔لاہور کالج فار وومن یونیورسٹی، جیل روڈ،لاہور

6۔انفارمیشن ٹیکنالوجی یونیورسٹی آف دی پنجاب، فیروزپور روڈ،لاہور

لاہور میں مندرجہ ذیل پرائیویٹ یونیورسٹیز کام کر رہی ہیں:۔

1۔ہجویری یونیورسٹی لاہور، گورومانگٹ روڈ، گلبرگ،لاہور

2۔بیکن ہاؤس نیشنل یونیورسٹی، ظفر علی روڈ،لاہور

3۔یونیورسٹی آف ساؤتھ ایشیاء طفیل روڈ،لاہور

4۔ فارمین کرسچین کالج یونیورسٹی لاہور، فیروزپور روڈ،لاہور

5۔یونیورسٹی آف مینجمنٹ اینڈ ٹیکنالوجی، جوہر ٹاؤن،لاہور

6۔لاہور سکول آف اکنامکس، برکی روڈ،لاہور

7۔لاہور لیڈز یونیورسٹی، نیو گارڈن ٹاؤن،لاہور

8۔منہاج یونیورسٹی لاہور،ٹاؤن شپ،لاہور

9۔یونیورسٹی آف سنٹرل پنجاب، جوہر ٹاؤن،لاہور

10۔ علی انسٹیٹیوٹ، فیروزپور روڈ،لاہور

11۔ گلوبل انسٹی ٹیوٹ، نیو گارڈن ٹاؤن،لاہور

12۔امپیریل کالج، گلبرگ V،لاہور

13۔انسٹی ٹیوٹ آف مینجمنٹ سائنسز (پاک ایمز) گلبرگ iii،لاہور

14۔ نیشنل کالج آف بزنس ایڈمنسٹریشن اینڈ اکنامکس، گلبرگ،لاہور

15۔ سپیریر کالج، مین رائیونڈ روڈ،لاہور

16۔یونیورسٹی آف لاہور، رائیونڈ روڈ،لاہور

17۔قرشی یونیورسٹی، مریدکے۔

18۔لاہور گیریژن یونیورسٹی،لاہور۔

(ب) تمام یونیورسٹیز کو خود مختار کا درجہ ملا ہوا ہے۔

(ج) سرکاری یونیورسٹی کے سربراہان کا تقرر 4 سال کے لئے کیا جاتا ہے جبکہ پرائیویٹ یونیورسٹیز کے سربراہان کا تقرر بورڈ آف گورنرز کی سفارشات پر عموماً 3 سال کے لیے کیا جاتا ہے۔

(د) کسی بھی یونیورسٹی کے سربراہ کے خلاف محکمانہ انکوائری نہیں چل رہی ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 26 مئی 2014)</u>

<u>ضلع سیالکوٹ: گورنمنٹ گرلز پوسٹ گریجوایٹ کالج ڈسکہ میں داخلہ سیٹوں میں اضافہ کرنے کی تفصیلات</u>

<u>*3188: جناب محمد آصف باجوہ، ایڈووکیٹ:</u> کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ گرلز پوسٹ گریجوایٹ کالج ڈسکہ ضلع سیالکوٹ میں ایم اے انگریزی میں صرف 30 اور ایم اے، اسلامیات میں صرف 40 طالبات کا داخلہ کیا جاتا ہے؟

(ب) کیا حکومت اسلامیات اور انگریزی کی داخلہ کی سیٹوں میں اضافہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 04 دسمبر 2013ء تاریخ ترسیل 28 فروری 2014ء)

جواب

وزیر ہائر ایجوکیشن

(الف) گورنمنٹ پوسٹ گریجوایٹ کالج برائے خواتین ڈسکہ ضلع سیالکوٹ میں ایم اے انگریزی میں 30 سیٹیں اس لئے رکھی گئی ہیں کیونکہ اس ادارہ میں کبھی بھی 30 سے زیادہ طالبات داخلہ لینے کے لئے نہیں آئیں یہی وجہ ہے کہ اس ادارہ میں ایم اے انگلش کی انرولمنٹ سال 2012ء تک 30 سے کم رہی ہے۔ لیکن اس سال 14-2013ء میں اس ادارہ میں ایم اے انگلش کی انرولمنٹ 30 ہوئی ہے۔ لہذا اسٹاف کی کمی کے باوجود پرنسپل گورنمنٹ پوسٹ گریجوایٹ کالج برائے خواتین ڈسکہ ضلع سیالکوٹ نے ایم اے انگریزی کی سیٹوں کی تعداد سال 15-2014ء کے لیے 40 کرنے کے لئے درخواست جمع کرانے کا ارادہ رکھتی ہیں تاکہ زیادہ سے زیادہ ایم اے انگلش میں داخلہ لینے کی خواہشمند طالبات کو داخلہ دیا جاسکے اور ایم اے اسلامیات کی 45 سیٹیں ہیں جبکہ کبھی بھی 35 سے زیادہ طالبات داخلہ لینے کے لیے نہیں آئیں۔ اس سال 2014ء میں بھی کل 32 طالبات ایم اے اسلامیات میں داخل ہوئی ہیں۔

(ب) جی ہاں! پرنسپل گورنمنٹ گرلز پوسٹ گریجوایٹ کالج ڈسکہ سیالکوٹ انگریزی کی سیٹوں میں اضافہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہیں جبکہ ایم اے اسلامیات کی سیٹوں میں اضافہ کرنے کی فی الحال کوئی ضرورت نہیں۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 23 مئی 2014ء)</u>

لاہور | رائے ممتاز حسین بابر
مورخہ 26 مئی 2014ء | سیکرٹری

بروز منگل 27 مئی 2014ء محکمہ ہائر ایجوکیشن کے سوالات و جوابات اور نام اراکین اسمبلی

| نمبر شمار | نام رکن اسمبلی | سوالات نمبر |
|---|---|---|
| 1 | محترمہ راحیلہ انور | 1187 |
| 2 | ملک تیمور مسعود | 1544 |
| 3 | جناب محمد ارشد ملک، ایڈووکیٹ | 2008 |
| 4 | محترمہ نسترین جاوید المعروف نسرین نواز | 2041 |
| 5 | محترمہ مدیحہ خان | 2107۔2096 |
| 6 | جناب امجد علی جاوید | 2123۔2122 |
| 7 | میاں طارق محمود | 2135 |
| 8 | باؤ اختر علی | 2270۔2181 |
| 9 | ڈاکٹر فرزانہ نذیر | 2215 |
| 10 | جناب اویس قاسم خان | 2243 |
| 11 | محترمہ نگہت شیخ | 2312۔2279 |
| 12 | ڈاکٹر مراد راس | 2295 |
| 13 | ڈاکٹر سید وسیم اختر | 2418۔2415 |
| 14 | جناب جاوید اختر | 2657۔2656 |
| 15 | محترمہ نبیلہ حاکم علی خان | ۔2677 |
| 16 | محترمہ حنا پرویز بٹ | 2711 |
| 17 | میاں محمود الرشید | 2766 |
| 18 | جناب محمد یعقوب ندیم سیٹھی | 2807 |
| 19 | ڈاکٹر نوشین حامد | 2860۔2858 |

| | | |
|---|---|---|
| 20 | محترمہ راحیلہ خادم حسین | 2859 |
| 21 | ملک ذوالقرنین ڈوگر | 3061 |
| 22 | محترمہ فائزہ احمد ملک | 3168-3185 |
| 23 | جناب محمد آصف باجوہ، ایڈووکیٹ | 3188 |